رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | بدھ ۱۴ شوال ۱۴۰۲ھ، ۴ ظہور ۱۳۶۱ش، ۴ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۷۴

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۳ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

سویڈن کی مسجد احمدیہ میں ڈھائی ماہ میں ۱۴۰۰ افراد کی آمد اور اسلام پر گفتگو

مسجد ناصر اس ملک میں عالمِ اسلام کی خدمت کا اہم مرکز ہے

اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چار سو کلومیٹر دور سے وفود تشریف لائے

سویڈن کے مبلغ انچارج مکرم حامد کریم محمود صاحب کی اخبارِ احمدیہ سویڈن میں مطبوعہ ڈائری

احمدیہ مسلم مشن سویڈن کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والے رسالہ اخبار احمدیہ کے جون ۱۹۸۲ء کے شمارے میں سویڈن مشن کی قریباً ڈھائی ماہ کی ڈائری شائع ہوئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۸۲ء سے ۱۲ جون ۱۹۸۲ء تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۰۰ افراد پر مشتمل ۵۵ گروپ مسجد میں آئے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ الحمد للہ۔

سویڈن کے مبلغ انچارج مکرم حامد کریم محمود صاحب کی مرتب کردہ اس ڈائری میں بتایا گیا ہے کہ بعض گروپ چار سو اور دو سو کلومیٹر دور کے علاقوں سے بسوں میں بھر کر آئے اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بہت سے لوگ جمعہ کی ادائیگی کے وقت آتے اور مسلمانوں کا طریق عبادت دیکھتے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت اچھا تاثر لے کر واپس جاتے۔ احمدیہ مشن سویڈن نے غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے علاوہ اس ملک میں موجود عام مسلمانوں کی رہنمائی اور تربیت کا بھی فریضہ ادا کیا۔ ایک ترک مسلمان اپنی بیوی کے ساتھ بعض مسائل پوچھنے آیا۔ ایک یوگوسلاوین مسلمان کنبہ اپنے نومولود بچے کے کان میں اذان کہلوانے اور اس کا نام رکھوانے آیا۔ سوڈان کا ایک تجارتی جہاز گاتھن برگ کی بندرگاہ پر آیا تو اس میں کام کرنے والے جو سب کے سب مسلمان تھے مسجد احمدیہ میں آئے۔ بعد میں انہوں نے مبلغ سلسلہ کو بھی اپنے جہاز پر بلا کر ان کی دعوت کی اور مسجد کے لئے ۱۵۰۰ کرونر کا عطیہ بھی دے کر گئے۔ اسی طرح سے ایک پاکستانی مسلمان کا نکاح ایک پولش خاتون سے پڑھایا گیا۔

اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سویڈن میں مسجد احمدیہ صرف جماعت احمدیہ کی ہی نہیں بلکہ کل عالمِ اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور ہر طبقۂ فکر کے مسلمان اپنے مسائل کے حل اور دینی رہنمائی کے لئے مسجد احمدیہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب کی ڈائری کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

یکم اپریل کو دو کلاسیں مختلف اوقات میں مسجد آئیں۔ ایک کلاس آٹھویں کی تھی جن کی تعداد چالیس تھی اور دوسری نویں کلاس تھی جس کی تعداد پچیس طلبہ و طالبات پر مشتمل تھی۔ اسی دن ہسپتال سے ایک ڈاکٹر نے فون کر کے مریضوں کے لئے خوراک کے بارہ میں استفسار کیا کہ کونسی چیزیں ایک مسلمان کو کھانا منع ہیں نیز مسلمانوں کے بارہ میں پیش آمدہ دوسرے مسائل کے حل کے بارہ میں مشورہ کیا۔

دو اپریل کو ایک کلاس جو جنازیم کے چالیس طلبہ پر مشتمل تھی مسجد آئی۔ جمعہ سے پہلے ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے

چھ اپریل کو جنازیم کے پینتالیس طلبہ مسجد آئے۔ ایک گھنٹہ تک مختلف سوالات کر کے ان کے جوابات حاصل کئے۔ اگلے دن جنازیم کی ایک اور کلاس ۲۵ طلباء پر مشتمل مسجد آئی۔

۱۱ اپریل کو ایک ٹیچر چار سو کلومیٹر دور نود کوپنگ سے اپنی بیوی بچوں اور والدہ کو مسجد دکھانے لایا جن کو اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا شوق تھا۔

۱۲ اپریل کو ایک ترک مسلمان اپنی بیوی کے ساتھ مسجد آیا اور اسلام کے متعلق مشکل مسائل کا حل دریافت کیا اس بارہ میں اس کی راہنمائی کی گئی نیز احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔

۱۳ اپریل کو ساتویں کلاس کے ۲۵ طلباء مسجد آئے۔ یہ گروپ گاتھن برگ سے باہر سے آیا تھا۔

۱۴ اپریل کو تیس طلباء جو نویں کلاس کے تھے ایک دوسرے شہر سے مسجد آئے۔ جمعہ کی کارروائی میں شامل ہوئے اور بڑے غور سے نماز کی ادائیگی اور خطبہ جمعہ سنا۔

۱۹ اپریل کو بڑی عمر کے لوگوں کے دو گروپ مسجد آئے۔ پہلا گروپ ۱۰ افراد پر اور دوسرا سولہ افراد پر مشتمل تھا۔ بڑی تفصیل سے اسلامی تعلیم کے بارہ میں سوالات کئے

۲۰ اپریل کو دو سو کلومیٹر دور سے جنازیم کی ۵۰ طلبہ پر مشتمل ایک کلاس ایک سپیشل بس پر مسجد آئی۔

۲۱ اپریل کو دو گروپ مسجد آئے۔ پہلے گروپ میں جنازیم کے تیس طلباء شامل تھے اور دوسرے گروپ میں تین عورتیں شامل تھیں۔ "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر تفصیل سے بات چیت ہوئی۔

۲۶ اپریل کو دو گروپ آئے۔ ایک گروپ آمال سے جنازیم کے چالیس طلباء کا تھا اور دوسرا گروپ پندرہ افراد پر مشتمل ویرگ سے آیا

۲۷ اپریل کو تین گروپ ٹیکنیکل کالج سے

باقی ص۵ پر

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کی حاضری

دو ہزار سے تجاوز کر گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد پورا ہو گیا

ربوہ: ۳ ظہور/اگست۔ ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کی طرف سے جاری ہونیوالے تازہ ترین اعداد و شمار میں یہ خوشکن خبر موصول ہوئی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونیوالے طلباء و طالبات کی حاضری دو ہزار تیرہ ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے سولہویں تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی تھی کہ

"امید ہے کہ اگلے سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں طلباء کی تعداد انشاء اللہ دو ہزار تک پہنچ جائے گی" (الفضل ۲۵ جون ۱۹۸۰ء)

الحمد للہ کہ جماعت نے حضور رحمہ اللہ کی یہ خواہش پوری کر دی ہے۔ پچھلے سال کلاس منعقد نہیں ہو سکی اور امسال جب کلاس منعقد ہوئی ہے تو احباب جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے اپنی محبت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے یہ تعداد دو ہزار سے زائد کر دی ہے۔ الحمد للہ۔

کلاس کی رجسٹریشن کی تازہ ترین رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

	معیار اول	معیار دوم	معیار سوم	
طلباء	۴۷	۳۹۶	۳۷۸	۸۲۱
طالبات	۹۴	۷۰۷	۳۹۱	۱۱۹۲
میزان کل				۲۰۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درسِ حدیث

سب سے زیادہ ہمیں شرک کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنا ہے

اپنے گھروں، گلیوں، شہروں، دنیا بھر سے جب تک شرک کو نہ مٹا لیں، ہم احمدی چین سے نہ بیٹھیں

واضح یقینی اور نمایاں طور پر خدا کا شرک کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بخشش نہیں

شرک تمام دوسرے گناہوں کی جڑ ہے۔ اکثر گناہوں کے پیچھے شرک کارفرما ہوتا ہے

مسجد مبارک ربوہ میں ۱۸ وفا ۱۳۶۱ ہش (جولائی ۱۹۸۲ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا درس حدیث

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب رکن صیغہ رپورٹ نویسی ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸ وفا ۱۳۶۱ ہش (۱۸ جولائی ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں حدیث کا جو بصیرت افروز درس دیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"تعوذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا (النساء: ۴۹)

پھر مسنون درود شریف پڑھنے کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل احادیث مع ترجمہ پڑھیں۔

حدیث نمبر ۱

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

(بخاری کتاب التوحید باب ما جاء فی الدعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الی توحید اللہ)

ترجمہ:-

حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ وہ خدا ہی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں بعد ازاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔

حدیث نمبر ۲

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

(بخاری کتاب التہجد باب الدعاء والصلوٰۃ من آخر اللیل)

ترجمہ:-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات تیسرے پہر آسمانِ اعلیٰ سے ادنیٰ آسمان کی طرف دنیا کے آسمان کی طرف رجوع کرتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کر رہا ہے؟ کون ہے جو مجھے پکار رہا ہے؟ میں اس کی دعاؤں کو سنوں گا۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کر رہا ہے؟ میں اس کے سوال کا جواب دوں گا۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کر رہا ہے؟ میں اسے بخشوں گا۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِيْ اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَلَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔ (بخاری کتاب الادب۔ باب رحمۃ الولد وتقبیلہ و معانقتہ)

ترجمہ:-

حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ چند قیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے ان میں سے ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا (وہ اپنے بچے کو تلاش کرتی پھر رہی تھی) اور جو بچہ بھی اس کو ملتا تھا وہ اس کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگ جاتی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ محبت کا نظارہ دیکھا) تو آپؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بتاؤ بھلا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں، اے آقا! جب تک اس میں طاقت ہے وہ ایسا نہیں کر سکتی یعنی جان بھی دیدے تو وہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو! اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنیوالا ہے جتنا یہ ماں اپنے بچے پر کرتی ہے

دوسری احادیث میں یہ واقعہ زیادہ تفصیل سے آتا ہے۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر ایک جگہ پڑاؤ تھا وہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ ایک اور موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو بھٹی جلا رہی تھی اور اس میں پتے جھونک رہی تھی۔ اسکی گود میں بچہ بھی تھا۔ آنحضورؐ نے دیکھا کہ جب آگ کی لپٹیں تیز ہوتی ہیں اور سینک آتا ہے تو وہ اپنے بچے کو چھاتی سے چمٹا کر پیچھے کر لیتی ہے۔ پھر آگے جھک کر اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ حضورؐ یہ نظارہ دیکھ رہے تھے تو اس عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا نہیں۔ اس پر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تو ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنیوالا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی آنکھوں سے آنسوؤں کا فوارہ پھوٹ اور آپؐ نے فرمایا ہاں، خدا آگ میں نہیں ڈالے گا سوائے اس کے کہ اس کا شرک کیا جائے۔ خدا آگ میں نہیں ڈالے گا سوائے اس کے کہ اس کا شرک کیا جائے۔

شرک کے سوا ہر گناہ کی بخشش ہے۔

پھر فرمایا :-

" یہ تین حدیثیں میں نے بخشش سے متعلق ایسی چنی ہیں جن میں شرک کی بخشش کے سوا باقی ہر بخشش کا ذکر آجاتا ہے سوال یہ ہے کہ شرک کی بخشش نہ کرنے کا کیا مفہوم ہے؟

اوّل تو اس کا یہ مفہوم بہرحال نہیں کہ وہ شخص جس کو زندگی میں شرک سے توبہ کرنے کی توفیق مل جائے اس کا شرک بھی معاف نہیں ہوگا۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے تو دنیا کی بھاری اکثریت کے متعلق جہنم لازماً لکھ دی گئی۔ اور ان صحابہ کرام رضؓ کا کیا بنے گا جن کی بھاری اکثریت مشرکین میں سے آئی اور جس وقت انہوں نے توبہ کی اور کلمہ پڑھا ان کے پچھلے سارے گناہ دھل گئے۔ اس لئے یہ مفہوم لینا کہ خدا تعالیٰ شرک کو کسی حالت میں بھی معاف نہیں کر سکتا، قرآنی تعلیم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے غلط ثابت ہوتا ہے

مشرک کے لئے بخشش کی دعا بھی جائز نہیں

مفہوم یہ ہے کہ وہ شخص جو شرک کی حالت میں جان دے دے۔ اس کے لئے بعد ازاں بخشش کا کوئی سوال نہیں ہے اور اس کے متعلق تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے یہ حکم تھا اور دوسرے تمام انبیاء کو بھی یہی حکم رہا۔ کہ تم نے ان کے لئے بخشش کی دعا بھی نہیں کرنی۔ ایک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے ہیں جن کے متعلق ایک دعا کا ذکر آتا ہے اپنے باپ کے حق میں۔ لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ یہ وضاحت فرماتا ہے کہ انہوں نے بچپن میں اپنے خاص جذبے میں یہ عہد کیا تھا کہ میں اس کے لئے بخشش کی دعا کروں گا۔ اس لئے ہم نے ان کو دعا کرنے دی۔ لیکن بعد ازاں جب ہم نے بتا دیا کہ وہ (ان کا باپ) مشرک تھا اور ان کی یہ کیفیت تھی تو وہ خود بیزار ہو گئے اور پھر انہوں نے اس کے بعد دعا نہیں کی۔ اس سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ قرآن کریم نمایاں طور پر آپ کو بہت ہی حلیم وکریم اور غیر معمولی نرم دل والا قرار دیتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت تھی، دوسری طرف اپنے اس باپ کی جس کو بچپن میں کچھ نہ کچھ خدمت کرنے کی توفیق ملی تو کسی خاص جذبۂ رحم میں یہ عہد کر بیٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر اپنے بندے پر پیار کی پڑی اور اس جہد کو نبھانے کی توفیق دے دی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پہلے بھی روک سکتا تھا۔ اور بعد ازاں جب توحید کا مضمون زیادہ روشن فرمایا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو آپ نے توبہ کر لی۔

شرک معاف کیوں نہیں ہوتا

دوسرا پہلو شرک کا یہ قابل غور ہے کہ شرک کو معاف کیوں نہیں کرتا؟ اس میں دو تین پہلو توجہ کے مستحق ہیں۔ ایک تو یہ کہ شرک تمام دوسرے گناہوں کی جڑ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ گناہ کا اگر تجزیہ کریں تو اکثر گناہوں کے پیچھے شرک ہی کارفرما ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو بخش دیتا ہے جن میں واضح شرک نہیں ہوتا تو دوسرا پہلو یہ ہے کہ عملاً خدا شرکِ خفی کو بخشتا بھی ہے۔ دنیا کو شرک سے متنفر کرنے کے لئے اور اپنی توحید کے جلال کی خاطر اس قسم کی آیات بھی ہیں اور حدیثیں بھی ہیں۔ لیکن عملاً تو ہمارے ہر گناہ پر شرک ہی غالب ہوتا ہے۔ اس لئے شرکِ خفی جو واضح طور پر انسان کے ذہن میں نہ ہو کہ میں شرک کر رہا ہوں، وہ تو بخش بھی جاتا ہے گناہوں کی صورت میں۔ ایک شرک پھر ایسا بچتا ہے جو واضح، یقینی طور پر، نمایاں طور پر خدا کے سوا معبود ٹھہرانے والا شرک ہے وہاں کوئی بخشش نہیں، اگر اسی حالت میں انسان جان دے دے۔

اس تقدیر الٰہی کا فلسفہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی انسان کے لئے روحانی عذاب مقدر ہیں ان میں سب سے زیادہ ہولناک عذاب رقابت کا عذاب ہے۔ تمام تاریخ عالم کے لٹریچر پر آپ نظر ڈالیں۔ ادب کا مطالعہ کریں شعر کا، نثر کا، اس میں آپ کو یہی گواہی ملے گی کہ انسان اپنے دوستوں، اپنے پیاروں، اپنے تعلق والوں کے ہر قسم کے دکھ برداشت کر لیتا ہے۔ لیکن وہ رقابت برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کو چھوڑ کر اس کے پیارے کسی اور سے پیار کرنے لگ جائیں۔ رقابت تو ایک ایسی خوفناک چیز ہے انسان کے اپنے لئے کہ بعض مائیں بچوں سے متنفر ہو جاتی ہیں، اگر وہ اور مائیں اپنی بنا لیں اور اپنی ماں کے حق ادا کرنا چھوڑ دیں تو انسانی فطرت کی یہی آواز ہے۔ انسانی فطرت کی یہ آواز اس پہلو سے شرک کے مضمون پر روشنی ڈالتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

(بخاری کتاب التوحید)

کہ میں انسانی فطرت، انسانی خیالات، اس کی توقعات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالتا ہوں۔ اپنے متعلق تو وہ یہ فیصلے کرے کہ میں ہر دوسری چیز معاف کر دوں گا لیکن اپنا شرک معاف نہیں کروں گا اور میرے متعلق یہ توقع رکھے کہ ہر شرک کی اس کو اجازت دیدی جائے؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی اپنی فطرت کے خلاف یہ آواز ہے وہ اپنے متعلق شرک برداشت نہیں کر سکتا۔ تو میرے متعلق اس کو شرک کرنے کا کیا حق ہے؟ ایک تو یہ پہلو ہے خاص طور پر شرک کو نہ معاف کرنے کا جو انسانی فطرت کی آواز کے مطابق واضح ہے۔

شرک میں انسانی حرکت کا رُخ بدل جاتا ہے

دوسرا پہلو یہ ہے کہ شرک میں حرکت کا رُخ بدل جاتا ہے۔ انسان جب اپنے ربّ کی طرف گر پڑتا، گناہوں میں مبتلا تھوڑی بہت حرکت کرتا ہے، اگر حرکت کا رُخ واضح ہو یعنی خدا کی طرف ہی ہو تو زیادہ توفیق نہیں پائے گا تو چند انچ آگے بڑھنے کی توفیق مل جائے گی۔ دوسری حدیث میں نے نوٹ کی ہے (تفصیل میں پڑنے کا وقت نہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ بالشت برابر میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک صاع، ایک ہاتھ اس کی طرف آگے آجاتا ہوں۔ وہ ایک قدم اٹھاتا ہے۔ میں دس قدم آجاتا ہوں۔ وہ چل کر آتا ہے۔ میں دوڑ کر آتا ہوں تو کچھ تو کرے بندہ، کچھ حرکت تو ہو اس کی جانب۔ اگر کچھ بھی نہ ہو اور رُخ ہی بدل چکا ہو تو خدا کیسے اس کی طرف آئیگا؟ پس شرک میں انسانی حرکت کا رُخ تبدیل ہو جاتا ہے، رب کی طرف رہتا ہی نہیں رُخ اور جو رب کی طرف ایک انچ بھی حرکت نہیں کر رہا۔ اس کا رب اس کی طرف کیسے آسکتا ہے؟

اور بھی بہت سے غور طلب پہلو ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے احمدیوں کو کہ یہ جو صدی ہے یعنی ہماری صدی جس سے ہم گزر رہے ہیں خاص طور پر اس صدی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے افضل الذکر کے ورد کی تعلیم ہمیں دی کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا خاص ورد کیا کرو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق اَفْضَلُ الذِّکْرِ ہے، اس میں ہمیں یہی پیغام ہے کہ ساری دنیا کے جتنے دکھ ہیں ان کی بنا شرک ہے اس لئے سب سے زیادہ شرک کے خلاف ہمیں جہاد کا علم بلند کرنا ہے اور ساری زندگیاں وقف کر دینی ہیں۔ ہمارے نفوس سے شرک کا قلع قمع ہو اور توحید خالص ہمارے دلوں پر قابض ہو جائے۔ اپنے گھروں سے اپنی گلیوں سے، اپنے شہروں سے، جیتے تک دنیا بھر سے ہم شرک کو تہ و بالا کر دیں ہم احمدی چین سے نہ بیٹھیں۔

اسباب پرستی کا شرک

سیدنا حضرت اقدس ... فرماتے ہیں:

" اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں۔ اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں۔ اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا اور وہ پھل نہ لاوے گی۔ تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے۔ پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا، غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے۔ یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل:

خدا تعالیٰ کا ایک وعدہ

مکرم خلیل احمد چوہدری صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(النور آیت: ۵۷)

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان کے لیے اسے مضبوطی سے قائم کر دیگا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لیے امن کی حالت پیدا کر دے گا وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔"

اس آیت کے متعلق تمام پہلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور کئی خلفاء راشدین کی بھی یہی رائے ہے۔

سیدنا حضرت اقدس ..... نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے اور آپ کے خلفاء نے بھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تو اس آیت کو بنیاد بنا کر "خلافت حقہ اسلامیہ" کے عنوان پر ایک تقریر بھی فرمائی جو شائع شدہ ہے۔

اس آیت میں چونکہ خلافت کا ذکر ہے اس لیے اٰمَنُوْا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہو سکتا ہے پس یہ آیت مبائعین خلافت کے متعلق ہے اور خلافت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں سے اس آیت میں خدا نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ خود ان میں خلفاء مقرر فرماتا رہے گا۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"خلیفہ خدا بناتا ہے یعنی اس کے بنانے میں انسان کا ہاتھ نہیں ہوتا، نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں خلیفہ بنتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت خود کو ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا بھی ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳۷۰)

ایک سوال

سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر خلیفہ خدا بناتا ہے تو انتخاب کیوں ہوتا ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ خلیفہ کے انتخاب میں حقیقی طور پر خدا کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے اور خدا مومنوں کے دل میں القاء کر دیتا ہے کہ فلاں شخص خلافت کا اہل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو بڑی تاکید سے یہ ارشاد فرمایا کہ

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

(مسند احمد بن حنبل)

یعنی تم پر جہاں میری سنت اور طریقوں کے مطابق عمل کرنا ہے وہاں میرے خلفاء راشدین جو خدا سے ہدایت یافتہ ہوں گے کی سنت اور طریقوں کی پابندی ویسی ہی لازمی ہے اگر خلفاء کے انتخاب میں خدا کا ہاتھ کام نہ کر رہا ہوتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء کی اتباع اور پیروی لازم قرار نہ دیتے۔

جب خدا تعالیٰ کسی واسطہ سے کام کرواتا ہے اور پھر اسے اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو اس شخص میں خدائی قوتیں داخل کر دیتا ہے تاکہ دنیا کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ اس میں خدائی قوتیں کام کر رہی ہیں جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر مٹھی بھر کنکر دشمن کی طرف پھینکے مگر اللہ فرماتا ہے۔

مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ (انفال آیت ۱۸)

کہ کنکروں کی یہ مٹھی تو نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے اور ۳۱۳ بے ساز و سامان مسلمان ایک ہزار مسلح لشکر پر غالب آگئے اس طرح خلیفہ کا انتخاب بظاہر مومن کرتے ہیں لیکن درپردہ اس انتخاب میں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کر رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطور نشان ان مومنوں کو اپنا آلہ بنا لیتا ہے اور ان سے انتخاب کروا کر اپنی تقدیر پوری کرواتا ہے اور اس کے متعلق یہ قرار دیتا ہے کہ اس شخص کو مقام خلافت پر میں نے فائز کیا ہے۔

جیسے فرماتا ہے

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

اے لوگو! غور سے سنو! کہ میں خدا ہی زمین میں خلیفہ بناتا ہوں۔ تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا انہی کی خلافت کو استحکام حاصل ہوا اور انہی کے ذریعہ دین کو تمکنت حاصل ہوئی جیسا کہ امت محمدیہ کے ساتھ وعدہ ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم۔ الخ (النور)

تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو صحابہؓ جمع ہوئے اور مشورہ کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ بیشک یہ انتخاب مومنوں نے کیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق کو دراصل خدا نے خلیفہ بنایا۔ ساری امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ آیت "لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ" کے سب سے اوّل مصداق حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوئے۔ سیدنا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔ "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

خلافت کے متعلق احادیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ فَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ (بخاری)

"میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کو ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تاکہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر نہ کھڑے ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکرؓ کی نسبت زیادہ خلافت کا حق دار ہوں پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہ ہوگا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت کو قبول کرے گی۔

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت اس لیے نہ لکھی تھی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ مومنوں کے دل میں القاء کرے گا کہ ابوبکرؓ کے سوا کسی کی خلافت قبول نہ کریں کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے خلاف قدم نہیں اٹھا سکتے آخر یہ کام خدا کی منشاء کے مطابق ہوا۔

اُم المومنین حضرت حفصہؓ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں نے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے وفات سے پہلے ایک روز مجھے فرمایا۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ يَلِي الْخِلَافَةَ مِنْ بَعْدِيْ ثُمَّ بَعْدَهٗ اَبُوْكِ فَقَالَتْ مَنْ اَنْبَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَبَّاَنِيْ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔

(تفسیر قمیؒ)

کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد تیرے باپ خلیفہ ہوں گے۔ حضرت حفصہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضورؐ آپ کو کیسے علم ہے؟

آپؐ نے فرمایا کہ مجھے علیم و خبیر خدا نے بتایا ہے۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے وفات سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ پہلے ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے عمر فاروق خلیفہ ہوں گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ أَبَدًا

(مسند احمد بن حنبل)

اے عثمان! یقیناً اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اگر منافق اس قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں تو ہرگز ہرگز نہ اتارنا۔ اس حدیث میں حضرت عثمان کو بشارت دی کہ خدا تعالیٰ تجھے خلافت کی قمیص پہنائے گا۔ منافق اس کو اتارنے کی کوشش کریں گے لیکن اس کو نہ اتارنا۔ حضرت عثمان کے عہدِ خلافت میں منافقین نے فتنہ پیدا کیا اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں آپ نے جان دینا قبول کر لیا لیکن جو خلافت کی قمیص اللہ تعالیٰ نے پہنائی تھی اسے نہ اتارا۔ آپ فرماتے ہیں۔ مَا كُنْتُ لِأَخْلَعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيهِ اللّٰهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ۔ (طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

میں کبھی بھی اس ردا، خلافت کو جو عزت وجلال والے خدا نے مجھے پہنائی ہے نہیں اتاروں گا۔

خلافت کے بارہ میں خلفاء راشدین کا نظریہ

تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خلفاء اسی ایمان پر قائم تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ صدیق فرماتے ہیں۔

"وَقَدِ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ خَلِيفَةً لِيَجْمَعَ بِهِ أُلْفَتَكُمْ وَيُقِيمَ بِهِ كَلِمَتَكُمْ۔

خدا نے مجھے تم پر ایک خلیفہ مقرر کر دیا ہے تاکہ تمہاری باہمی الفت واخوت کے ذریعہ شیرازہ بندی ہو اور اس کے ذریعہ سے تمہارا کلمہ قائم رہے

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۵۱)

حضرت ابوبکر صدیق نے اس جگہ فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ آپ لوگوں نے احسان کر کے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں۔

"مَنْ أَرَادَ أَنْ يُسْأَلَ عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَإِنَّهُ جَعَلَنِي خَازِنًا وَقَاسِمًا۔

(تاریخ عمر بن الخطاب صفحہ ۸)

جس شخص نے مال کے متعلق سوال کرنا ہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مال کا خازن مقرر کر دیا ہے اور اس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں:۔

ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ۔

(بخاری کتاب ہجرت الحبشہ)

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا کی قسم میں نے آپ کی پوری پوری اطاعت کی میں نے نہ تو کبھی آپ کی نافرمانی کی اور نہ ہی کبھی دھوکہ دیا۔

(باقی)

حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ مغربی و وسطی افریقہ

چند روز ہوئے حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہوئی جو بعمر ۹۱ سال جولائی ۱۹۸۲ء کو ہوئی۔ آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے طبیبِ خاص سیدنا حضرت مصلح موعود کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔

محترم قمر علوی صاحب نے کچھ "اصحابِ احمد" سے اور کچھ اُن کے صاحبزادگان سے دریافت کر کے اُن کا شجرۂ نسب بڑی محنت سے تیار کیا ہوا ہے اس کے مطابق حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور ان کے تینوں بھائیوں حضرت محمد یوسف خان صاحب حضرت حافظ ملک محمد خان صاحب اور حضرت محمد ظہور خان صاحب کے جد امجد احمد خان صاحب سرہندی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے متبعین سے تھے۔

ان کے دادا حضرت مولا بخش صاحب نے ۱۸۹۹ء میں حضرت اقدس ..... کے ہاتھ پر بیعت کی اور ۱۹۰۰ میں بعمر ۸۰ سال وفات پائی اور آپ کے والد نے بھی ۱۸۹۹ء میں ہی بیعت کی اور ۱۹۰۷ء میں وفات پائی۔

عمر کی ترتیب کے لحاظ سے حضرت محمد یوسف خان صاحب نے چاروں بھائیوں میں سے سب سے پہلے ۱۸۹۴ء میں بیعت کی اور ۱۹۲۲ء میں وفات پائی۔

حضرت محمد ظہور خان صاحب کی ولادت ۱۸۹۳ء میں ہوئی انہوں نے ۱۹۰۵ء میں ۱۲ سال کی عمر میں حضرت اقدس ..... کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب کہ آپ بھائیوں حضرت محمد یوسف خان صاحب اور حضرت حافظ ملک محمد خان صاحب کے ہمراہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ حضرت محمد ظہور خان صاحب کے اپنے بیان کے مطابق جو انہوں نے محترم قمر علوی صاحب کو لکھوایا۔ جب وہ لدھیانہ پہنچے تو عصر کا وقت تھا۔ جب وہ سیدنا حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے سب سے پہلے ان کے روزے کھلوا دیئے۔ تاکہ یہ بات واضح ہو کہ چھوٹی عمر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی سہولت کے مطابق عمل کرتے ہوئے سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اس کے بعد جب حضرت اقدس پٹیالہ تشریف لائے تو انہیں آپ کی خدمت کرنے کا خوب موقع ملا۔

۱۹۲۵ء میں یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر آپ نے تین ماہ تبلیغ کے لئے وقف کئے جس پر آپ کو شدھی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے ملکانہ بھیجا گیا۔

۱۹۳۹ء میں آپ مستقل طور پر قادیان ہی آکر دار الرحمت میں ہماری ہمسائیگی میں قیام پذیر ہوئے۔

جب تک آپ ریاست پٹیالہ میں مقیم رہے جماعت میں امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی ادا کئے اور دیگر جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بھی پیش پیش رہے اور اپنی اہلیہ کے ساتھ بچوں کو قرآن پڑھاتے رہے۔ قادیان آکر بھی دونوں (میاں بیوی) نے بچوں کو قرآن اور دین پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جتنا عرصہ ہم قادیان میں ایک دوسرے کے ہمسایہ رہے ہم نے کبھی انکے گھر سے جھگڑے وغیرہ کی بلند آواز نہ سنی۔ ہماری والدہ اکثر اُن کی تعریف کرتے ہوئے کہتی کہ یہ بہت نیک خاندان ہے۔ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں اور کبھی کسی سے تلخ کلامی نہیں کرتے۔

پاکستان بننے کے بعد جب آپ ہجرت کر کے لاہور آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ارشاد فرمایا کہ وہ احمد نگر جا کر آباد ہوں۔ احمد نگر کا نام پہلی مرتبہ سن کر اُن کو بے حد خوشی ہوئی کہ ہمارے لئے خدا نے پہلے ہی ایک بابرکت شگون کی بستی جو گویا "احمد" کی بستی ہے مقرر کر رکھی ہے۔

احمد نگر میں آباد ہوتے ہی آپ اور آپ کی اہلیہ دینی کاموں میں سرگرمِ عمل ہو گئے۔ اور حسبِ سابق بچوں کو قرآن اور دین سکھانے میں مصروف ہو گئے۔ یہاں بھی آپ جماعت کے اہم عہدوں پر فائز رہے اور امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی ادا کئے اور انصار اللہ کی زعامت کا کام بھی ان کے سپرد ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں بوجہ ضعف اور بیماری آپ ربوہ آ گئے اپنی بیماری کا کچھ حصہ انہوں نے اپنے بیٹے مکرم منظور احمد خان صاحب کے پاس اور پھر کچھ عرصہ کراچی میں اپنے بیٹے مکرم عبد الشکور خان صاحب کے ساتھ گزارا۔

حضرت محمد ظہور خان صاحب کو رشتہ داروں کی باہم ناراضگیاں دور کرانے اور صلح کرانے کا بے حد شوق تھا اور اس کا ملکہ بھی حاصل تھا۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی سادگی تھی اور نہایت خوش خلق اور ملنسار تھے بڑے چھوٹے سب کے ساتھ احترام سے پیش آتے قرآن کریم بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ درثمین کی اکثر نظمیں زبانی یاد تھیں اکثر بچوں کو سنایا کرتے تھے۔

آپ خاکسار سے ہمیشہ گہرے انس کا اظہار فرماتے اور اکثر پیغام بھجواتے کہ مجھے آکر مل جاؤ۔ عاجز جب بھی ان کے پاس جاتا آپ کبھی اپنی کسی تکلیف کا ذکر نہ کرتے اور نہ ہی کسی کے متعلق کوئی شکایت لب پر لاتے۔ بلکہ بے حد خوشی کا اظہار کرتے اور ہمارے باہمی دیرینہ تعلقات کا ذکر فرماتے ہوئے عاجز سے کہتے کہ مجھے تبلیغ کے حالات سناؤ اور بتاؤ کہ جماعت کی ترقی کہاں کہاں ہو رہی ہے اور پھر اپنے احمدیت قبول کرنے کے ابتدائی حالات سناتے۔

مرحوم خان صاحب کی وفات کے صرف دو روز بعد ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء کو ان کی اہلیہ مکینہ بیگم بھی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

انہوں نے سترہ سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر میں جماعت کی خدمت کی اور ان میں خدمتِ خلق کا جذبہ مثالی تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کہ وہ دونوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے اور آنے والی نسلوں کو ان کے نیک کاموں میں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

(حدیث النبیؐ)

مومن کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر منعقد ہونیوالے

علمی مقابلوں کا نصاب

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر حسب سابق دی ہوئی تفصیل کے مطابق خدام کے علمی مقابلے ہوں گے۔ قائدین اضلاع / مقامی سے گزارش ہے کہ وہ ابھی سے ان مقابلوں میں شمولیت کے لیے خدام کو تیار کریں۔

تین علمی معیار

حسب ذیل مقابلوں کے تین معیار ہوں گے :-
۱- ترجمہ تفسیر قرآن کریم ۲- مطالعہ حدیث ۳- مطالعہ کتب حضرت اقدس..... ۴- تقریری مقابلہ ۵- مقابلہ عام معلومات (زبانی)

(معیاروں کی تفصیل یہ ہوگی)

(ا) معیار اوّل

گریجوایٹ۔ ایم۔ اے فاضل عربی اور جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ اور اس سے اوپر کے طلباء

(ب) معیار دوم :- ایف اے۔ بی اے کے طلباء اور جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ تک کے طلباء۔
(ج) معیار سوم :- میٹرک تک کے طلباء۔

ایک معیار والے مقابلے

مندرجہ ذیل مقابلوں کا صرف ایک ہی معیار ہوگا۔
۱- حفظ قرآن کریم (حفاظ) ۲- حفظ قرآن کریم (غیر حفاظ) ۳- تلاوت قرآن مجید ۴- اذان ۵- حفظ نظم ۶- نظم خوانی ۷- مشاہدہ و معائنہ ۸- پیغام رسانی ۹- مضمون نویسی ۱۰- تقریری مقابلہ معیار خاص ۱۱- پرچہ قرآن کریم و ذہانت عام دینی معلومات۔

۱- نصاب ترجمہ و تفسیر قرآن کریم

معیار اوّل : ترجمہ و تفسیر قرآن کریم مکمل۔ تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔
معیار دوم :- ترجمہ و تفسیر پہلے بیس پارے۔ تفسیر سورۃ البقرہ از حضرت اقدس۔
معیار سوم :- ترجمہ و تفسیر پہلے دس پارے۔ تفسیر سورۃ آل عمران از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔

۲- نصاب تلاوت قرآن کریم

سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی حسن قرأت کے ساتھ سنانی ہوں گی۔

۳- نصاب حفظ قرآن کریم

تیسویں پارہ کی درج ذیل سورتیں
۱- اللیل ۲- الضحیٰ ۳- الانشراح ۴- التین ۵- العلق ۶- القدر ۷- البینۃ۔

۴- نصاب مطالعہ حدیث

معیار اوّل :- "حدیقۃ الصالحین" احادیث الاخلاق۔ معیار دوم :- "حدیقۃ الصالحین" (قسم کھانے کے آداب تک) "احادیث الاخلاق"
معیار سوم :- "احادیث الاخلاق" "رسول اللہ کی باتیں"۔ "چہل احادیث"

۵- نصاب مطالعہ کتب حضرت اقدس.....

معیار اوّل :- مقررہ کتب ۸۲-۸۱ء کے ساتھ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقۃ الوحی میر روحانی جلد اوّل (حضرت المصلح الموعود)
معیار دوم :- مقررہ کتب ۸۲-۸۱ء کے ساتھ۔ نزول المسیح۔ شہادۃ القرآن۔ انجام آتھم۔ دعوۃ الامیر (حضرت المصلح الموعود)
معیار سوم :- مقررہ کتب ۸۲-۸۱ء کے ساتھ۔ ضرورۃ الامام۔ تریاق القلوب۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام (حضرت المصلح الموعود)

۶- مقابلہ حفظ نظم

اشعار درثمین از حضرت اقدس.....
۵- اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
اس اردو نظم کے پہلے ۲۵ اشعار (براہین احمدیہ ص۹۷ تا ص۹۸)

ب- وَمَا الْقُرْآنُ اِلَّا مِثْلُ دُرٍّ - فَرَائِدُ ذَاتِهَا حُسْنُ الْبَيَانِ
اس عربی نظم کے منتخب اٹھارہ مسلسل اشعار (نور الحق ص۶۵ تا ص۶۶)

ج- ما مسلما نیم از فضلِ خدا۔ مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
اس فارسی نظم کے منتخب سترہ اشعار (سراج منیر ص۹۳ تا ص۹۵)

نوٹ :- یہ جملہ اشعار تفصیل کے ساتھ کتابچہ کی صورت میں شائع کر کے مجالس کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جن میں عربی اور فارسی اشعار کا ترجمہ بھی شامل ہوگا۔

۷- عناوین تقریری مقابلہ

معیار اوّل :- ۱- برکاتِ خلافت ۲- "ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد" ۳- اطاعتِ نظام ۴- قیام نماز۔ معیار دوم :- ۱- "دل میں یہی ہے ہر دم ترا صحیفہ چوموں" ۲- وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے" ۳- خادم کا عہد۔
معیار سوم :- ۱- آنحضورؐ نوجوانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ ۲- پیشگوئی مصلح موعود ۳- تحریکات خلافتِ ثالثہ۔
نوٹ :- تقریری مقابلہ معیار اوّل کا وقت ۳ سے ۴ منٹ اور معیار دوم اور سوم کا وقت ۲ سے ۳ منٹ ہوگا۔

۸- تقریری مقابلہ معیار خاص

نگران تیاری معززین
مہتمم مقامی ربوہ

۱- ربوہ خلافتِ ثالثہ کا سنہری دور
۲- علاقہ سرگودھا (سرگودھا۔ جھنگ۔ فیصل آباد۔ میانوالی) انسان کامل ۲ قائد صاحب ضلع فیصل آباد
۳- علاقہ لاہور (لاہور۔ شیخوپورہ۔ قصور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ) "سو اب وقتِ توحید آتم ہے" قائد صاحب ضلع شیخوپورہ
۴- (علاقہ سرحد و علاقہ راولپنڈی) وقفِ زندگی کی برکات قائد صاحب علاقہ راولپنڈی
۵- علاقہ ملتان و علاقہ بہاولنگر) ستارۂ احمدیت قائد صاحب علاقہ بہاولنگر
۶- علاقہ سندھ و کوئٹہ "محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں" قائد صاحب ضلع حیدرآباد
۷- ضلع کراچی۔ "میں خاک تھا اس نے ثریا بنا دیا" قائد صاحب ضلع کراچی

تقریری مقابلہ معیار خاص کے لیے تقریر کا وقت ۸ سے ۱۰ منٹ ہوگا۔ مقررہ اضلاع علاقہ جات کے اصل نمائندہ مقرر اور متبادل مقرر تیار کر کے ان کے نام ۲۰ ستمبر ۸۲ء تک مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔ معیار خاص کا مقرر عام تقریری مقابلوں میں شامل نہیں ہوگا۔

۹- مقابلہ عام معلومات ہر سہ معیار

اس مقابلہ میں علماء کا ایک بورڈ خدام سے دینی معلومات نیز تاریخی، جغرافیائی اور سائنسی معلومات کے بارہ میں سوالات کرے گا۔ اور خدام سٹیج پر تشریف لا کر جواب دیں گے۔

۱۰- مقابلہ مضمون نویسی ہر سہ معیار

عنوان :- سیرت و سوانح حضرت اقدس..... مقابلہ مضمون نویسی کا وقت ایک گھنٹہ ہوگا۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا۔ مضمون ایک ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے نقل کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۱- مقابلہ پیغام رسانی

مقابلہ پیغام رسانی کی ٹیم پانچ افراد پر مشتمل ہوگی

۱۲- پرچہ قرآن کریم۔ ذہانت و عام دینی معلومات

اس پرچہ کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔ چوتھا پارہ مکمل باترجمہ۔ ۲- کتابچہ عام دینی معلومات ۳- تاریخ احمدیت جلد سوم ۴- عام ذہنی آزمائش اور معلوماتی سوالات

۱۳- مجلس سوال و جواب

علماء سلسلہ کا ایک بورڈ خدام کے دینی و علمی سوالات کے جوابات دیتا ہے۔ اس مجلس کے لیے سوالات یکم اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ سوالات دینی، سائنسی اور معلوماتی ہوں۔ سیاسی نہ ہوں۔

(منتظم علمی مقابلے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۶۱

میں خدیجہ بی بی بیوہ محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی ساکن گرمولا چک ۱۶۹ R-B P.O جنڈیانوالی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۹۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۲۰۰ روپے۔

۲- زمین ۱۰ مربعے ۱۰ کنال ہے جس میں سے ۹ کنال بارانی ہے اور ایک کنال ۱۰ مرلے نہری ہے۔ بارانی زمین کی قیمت پانچ ہزار روپے ہوگی اور نہری زمین کی قیمت ۲۵-۲۸۱۲ روپے۔ یہ زمین مجھے خاوند سے ترکہ میں ملی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن از ملٹری بعوض پسر شہید مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/۳۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- خدیجہ بی بی بیوہ محمد ابراہیم صاحب گرمولا چک ۱۶۹ R-B جنڈیانوالی ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- منیر احمد پسر موصیہ

گواہ شد:- غلام احمد صدر جماعت احمدیہ گرمولا چک ۱۶۹ R-B۔

مسل نمبر ۲۵۰۶۲

میں منیرہ بیگم زوجہ مولوی فضل احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۶-۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۱۵۰۰ روپے

۲- طلائی بالیاں وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی ایک ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- منیرہ بیگم زوجہ مولوی فضل احمد صاحب معلم وقف جدید چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا

گواہ شد:- رشید احمد جاوید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹ پنیار برادر موصیہ

گواہ شد:- فضل احمد معلم وقف جدید

وصیت ۱۲۲۶۹ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۰۶۳

میں استانی فہمیدہ بیگم بنت غلام مصطفےٰ صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۶-۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- حق مہر -/۵۰۰ روپے وصول شدہ

۲- زرعی اراضی ۶ کنال واقع چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔ مالیتی دس ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ چار سو -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ -/۳۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- فہمیدہ بیگم بنت غلام مصطفےٰ صاحب۔

گواہ شد:- رشید احمد جاوید سیکرٹری مال چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- مولوی فضل احمد معلم وقف جدید

وصیت ۱۲۲۶۹

درخواست ہائے دعا

میری والدہ محترمہ چند روز سے انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے جملہ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا کریں۔

(میر عبدالقدیر دارالعلوم جنوبی ربوہ)

- میری خوشدامن صاحبہ (اہلیہ شیخ عبادالرحمان صاحب کپورتھلوی) گردے اور مثانہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اپریشن تجویز ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی کامل وعاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشارت الرحمان ایمپریس روڈ۔ لاہور)
- میرے والد محترم کو کچھ دنوں سے ٹانگ میں سخت تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (حامد علی خان ولد محمد علی خان وحدت کالونی بڑی روڈ کوئٹہ)
- خاکسار کے سر کا ایک حصہ اور دونوں بازو آگ لگ جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد مکمل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(شاہد تسنیم احمد باجوہ۔ قلعہ کالر والا۔ ضلع سیالکوٹ)

- محترمہ کرم بی بی صاحبہ بیوہ مولوی عبدالحق صاحب مرحوم آف کروندی دو ماہ سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ لال دین صاحب آف کروندی عرصہ دس سال بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ خاکسار بھی عرصہ سے معدہ اور مختلف اعصابی تکالیف میں مبتلا ہے۔ احباب کرام ہم سب کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد ریاض کروندی ضلع خیرپور۔ سندھ)

- احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ اور ہر آن ہمیں اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے ہر شر اور دکھ سے بچائے۔ ہماری مشکلات دور فرمائے کاروبار اور دوسرے نیک مقاصد میں کامیاب و بامراد کرے۔ آمین۔ (منصور احمد ظفر و محمد آصف بٹ مغربی جرمنی)
- میرے دیرینہ دوست مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل دو تین دن سے بیمار ہیں۔ انہیں بخار کی تکلیف ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)
- خاکسار کو بعض پریشانیاں لاحق ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔

(محمد حسین چوہدری۔ صدر جماعت تحصیل پھالیہ ضلع گجرات)

- خاکسار کی صحت اور دین و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(عطاء الحفیظ ابن ملک منور احمد طاہر کورنگی)

- میری خالہ محترمہ کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ عبدالقیوم۔ کوٹ احمدیاں۔ ضلع بدین۔ سندھ)
- میری بھاوجہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ کے بھائی سلیم احمد صاحب آف کراچی کافی عرصہ سے شوگر کے مریض چلے آرہے ہیں نقاہت کافی ہو چکی ہے پوری طرح افاقہ نہیں ہو رہا تمام بھائیوں اور بہنوں سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔

(معراج مقبول بیگم اہلیہ چوہدری فضل دین احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- سویڈن سے آگے

مختلف اوقات میں اپنے استاد کے ہمراہ مسجد آئے پہلا گروپ پچیس طلبہ پر، دوسرا دس طلبہ پر اور تیسرا پانچ طلباء پر مشتمل تھا۔

مورخہ ۳ مئی کو چھٹی کلاس کے طلباء وطالبات مسجد آئے۔ بہت باتیں ان کے ساتھ ہوئیں۔

مورخہ ۴ مئی کو خاکسار ایک سکول کی دعوت پر تیس کلومیٹر دور ایک شہر کنگزباکا گیا۔ سکول کی دو استانیاں جو گاتھن برگ سے روزانہ وہاں پڑھانے جاتی ہیں وہ مسجد سے خاکسار کو اپنے ساتھ لے گئیں۔ وہاں پانچویں اور چھٹی کی چار کلاسوں کو دو علیحدہ علیحدہ مقامات پر تقریباً پون گھنٹہ ہر گروپ کو اسلام کا تعارف کروایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ وہاں سٹاف روم میں اساتذہ سے بھی تعارف ہوا ان کو اسلامی لٹریچر اور مسجد کے ویو کارڈ پیش کئے۔

۶۔ مئی دو گروپ مسجد آئے۔ پہلا گروپ وربرگ سے پچاس طلباء پر مشتمل اور دوسرا گروپ گاتھن برگ سے چالیس طلباء کا تھا۔

۷ مئی کو دو گروپ مسجد آئے۔ ایک گروپ میں دو عورتیں شامل تھیں جو ایک سوالنامہ پہلے سے تیار کر کے لائی تھیں۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ دوسرے گروپ میں ۲۵ طلباء شامل تھے انہوں نے جمعہ کی تمام کارروائی دیکھی۔

۱۰ مئی کو کنگزباکا سے ۲۵ طلباء جو ایک سال تک مختلف ہسپتالوں میں کام کریں گے مسجد آئے اور بہت دلچسپی سے سوالات کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر لے کر گئے۔

۱۱ مئی کو دو گروپ مسجد آئے پہلا گروپ چھ بڑی عمر کے طلباء پر مشتمل تھا جبکہ دوسرا چھٹی کے تیس طلباء کا تھا۔

۱۳ مئی کو دو گروپ مسجد آئے ایک آٹھویں کلاس کے پچاس طلباء کا تھا کنگزباکا سے آئے اور دوسرا گروپ گاتھن برگ کے پچیس طلباء پر مشتمل تھا۔

۱۴ مئی کو تین گروپ مختلف اوقات میں مسجد آئے۔ پہلا گروپ نویں کلاس کے پچیس طلبہ کا تھا۔ اور دوسرا گروپ چھٹی کلاس کے تینتیس طلباء کا تھا۔ جبکہ تیسرا یونیورسٹی کے بارہ طلبہ کا تھا جو جمعہ کے وقت مسجد آیا۔ اسی طرح ایک یوگوسلاوین مسلمان فیملی اپنے نومولود بچے کے کان میں اذان کہلوانے اور اس کا نام رکھوانے مسجد آئے۔ ۱۷ مئی کو قریباً دو سو کلومیٹر دور مجالبی سے ایک گروپ ۱۷ طلبہ پر مشتمل سپیشل بس لے کر مسجد آیا۔ ۱۸ مئی کو تین گروپ آئے۔ پہلا گروپ نویں کلاس کے بیس طلبہ کا تھا۔ دوسرا گروپ اوڈیسی سے ۵۲ طلبہ کا تھا اور تیسرا گروپ بیس طلبہ پر مشتمل تھا۔ ۱۹ مئی کو تین گروپ مسجد آئے ایک گروپ میں چھ طلبہ تھے دوسرے میں تیس طلبہ اور تیسرے میں دو عورتیں شامل تھیں۔

۲۴ مئی کو دو گروپ آئے ایک نویں کلاس کے ۲۵ طلبہ پر مشتمل تھا اور دوسرا گروپ پارٹلی سے ۶۵ طلبہ پر مشتمل دو اسپیشل بسوں پر مسجد آیا۔ ۲۵ مئی کو دو گروپ آئے۔ پہلا گروپ لنگے ڈریگ سکول سے چھٹی کلاس کے بیس طلبہ کا تھا۔ اور دوسرا گروپ نویں کلاس کے بیس طلبہ پر مشتمل تھا۔ سوڈان کا ایک تجارتی بحری جہاز گاتھن برگ کی پورٹ پر آیا جس میں تمام کے تمام کام کرنے والے مسلمان تھے۔ ان میں سے بعض مسجد آئے ان کو بعد میں کھانے پر بلایا گیا۔ جس میں پانچ آفیسرز شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ان سے تفصیلی بات چیت ہوئی ایک دن انہوں نے بھی اپنے ہاں شپ پر کھانے پر بلایا۔ مسجد کو -/۵۰۰ کرونز کا عطیہ بھی دے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر لے کر گئے۔

۲۶ مئی کو دو گروپ آئے ایک نویں کلاس کے ۲۵ طلباء کا تھا اور دوسرا جمنازیم کے ۴۵ طلباء پر مشتمل تھا۔ دوسرا گروپ آمال سے سپیشل بس لے کر مسجد آیا۔

۲۷ مئی کو نویں کلاس کے ۲۵ طلباء مسجد آئے اس طرح سے شام کو جرمنی سے ہمارے پانچ احمدی بھائی اور سلو اجتماع میں شرکت کے بعد واپسی پر ایک رات مسجد میں ٹھہرے۔

۲۸ مئی کو نویں جماعت کے ۲۵ طلباء مسجد آئے۔ یکم جون کو سکارا سے جمنازیم کے تیس طلباء مسجد آئے اسی طرح سے ایک گروپ کنگزباکا سے بیس طلباء پر مشتمل مسجد آیا ۲ جون کو ۵ طلبہ کا گروپ، ۳ جون کو بارہ اور اٹھائیس طلبہ کا دو گروپ اور ۴ جون کو ۲۵ طلبہ اور ۴۰ طلبہ پر مشتمل دو گروپ مسجد آئے ایک تیسرا گروپ سٹرام سٹیڈ سے ۲۵ طلبہ کا آیا۔

۸ جون کو کنگزباکا سے نویں جماعت کے بیس طلبہ اور ۹ جون کو ۲۴ طلبہ کے گروپ مسجد آئے۔ ۱۲ جون کو ایک پاکستانی مسلمان کا نکاح ایک پولش خاتون سے مسجد میں پڑھا گیا۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام گروپس کا مسجد آنا مبارک کرے اور ان کو اسلام کے نور سے منور کرے اور ہمیں بہتر رنگ میں اسلام کا تعارف کروانے اور اشاعت قرآن کی توفیق دے۔ آمین۔

(اخبار احمدیہ سویڈن جون ۱۹۸۲ء)

مکرم چوہدری عبدالرحیم خانصاحب کاٹھگڑھی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

والد مکرم چوہدری عبدالرحیم خانصاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ ۲۹ بوقت سوا گیارہ بجے شب بعمر ۷۵ سال ربوہ میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف حیثیات میں خدمات بجا لاتے رہے۔ جماعت احمدیہ کے وفادار اور خلافت سے محبت رکھنے والے تھے۔ ۱۹۶۹ء میں بطور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ریٹائر ہوئے۔ بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر و شکر سے گذارا۔ آپ کے فرزندان مبارک احمد خانصاحب مہتمم صنعت و تجارت و مظفر احمد خانصاحب گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں بطور معلم فرائض انجام دے رہے ہیں۔ منور احمد خانصاحب دفتر وصیت میں کام کر رہے ہیں۔ سب سے بڑے فرزند چوہدری عبدالحکیم صاحب فیلڈ اسسٹنٹ زراعت شورکوٹ آپ کی دو بیٹیاں روشن جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ محمد بشیر صاحب بھٹی چک ۹۶ گ ب حریم ہیں۔ اور امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ عبدالشکور صاحب جاوید دارالرحمت شرقی ہیں۔ مورخہ ۳۰ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی وقت بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب نے دعا کرائی۔ تمام عزیز و اقارب بوقت وفات ربوہ پہنچ چکے تھے۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ والد مکرم کے درجات بلند فرمائے نیز جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالسمیع خان کاٹھگڑھی — ربوہ)

سپین میں مسجد بشارت کے بابرکت موقع پر

احباب جماعت کی خدمت کیلئے

ٹریول ہوم فلیٹیز لاہور

فون ۳۰۳۶۶۰/۸۷

کی پرخلوص پیشکش

لاہور ملاگا لاہور آنے جانے کا کرایہ -/۹۳۸۰ روپے

کراچی ملاگا کراچی " " " -/۹۱۰۲ روپے

راولپنڈی ملاگا راولپنڈی -/۹۳۸۰ روپے

جانی دفعہ ایک شہری سیر، رہائش، ٹرانسپورٹ، کھانا فری۔ جماعت احمدیہ لاہور کی بکنگ ہم نے شروع کر دی ہے۔ ہم لاہور کے مقرر کردہ ٹریولنگ ایجنٹ ہیں

مزید معلومات کیلئے

فون ۳۰۳۲۸۹ اور ۳۰۶۸۳۱

شاہ نواز میڈیکل سٹور ۴۶۔ دی مال لاہور سے رابطہ کریں

برائے فوری فروخت

اقصیٰ چوک سے کچھ فاصلے پر مسجد راجیکی کے بالکل ساتھ ایک کنال پانچ مرلہ کا پلاٹ فوری فروخت کرنا مطلوب ہے۔ خواہشمند جلد رابطہ قائم کریں۔ نیز اس کے علاوہ مکانوں۔ پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لئے رجوع فرمائیں۔

مسائل نو و مسائل کا سنگم املاک کنسرن ربوہ ریلوے روڈ